Registered.

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

نمبر (۳۰) — پنجشنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۰ع — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبار

[illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر
پادری [illegible] صاحب [illegible] اور منشی [illegible] اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری [illegible] صاحب، پادری غلام مسیح صاحب | ایڈیٹوریل
پادری [illegible] صاحب، پادری [illegible] صاحب
پادری [illegible]، پادری [illegible] سنگھ صاحب
پادری [illegible]، پادری [illegible] صاحبان | کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ بوئروں نے آخری ہاتھ دکھائے مگر اب آفتاب لب بام ہیں۔ جنرل بُلر اور جنرل ہملٹن جنرل بوتھا سے جنگ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد جنرل بوتھا کو گرفتار کر کے جزیرہ سیلون کی ہوا خوری کے لئے بھیجینگے۔ لارڈ رابرٹس نے الحاق ٹرنسوال کا اشتہار دیدیا۔ اس اشتہار کے دیتے ہی یورپ کے ہوش اُڑ گئے اور جرمنی اور آسٹریا کے اخباروں نے اس کی مخالفت میں اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کر ڈالے اور پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ قانون بین الاقوام کے رو سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پریسیڈنٹ کروگر نے بھی لارڈ رابرٹس کے اشتہار کی مخالفت میں ایک اشتہار دیا ہے اور ٹرنسوال کے الحاق سے انکار کیا ہے۔ لیڈی برانڈ پر ۵۰ آدمی انگریزی فوج کے محصور ہو گئے تھے ان کے پاس توپیں وغیرہ کچھ نہ تھیں۔ اور محاصرہ کرنیوالے بوئروں کے پاس توپیں تھیں مگر باوجود اس کے محصورین نے بہت جوانمردی دکھائی اور اب جنرل بروس ہملٹن نے لیڈی برانڈ کو خلاص کر دیا ہے۔ بوئروں کے لشکر نے ریلوے پر حملہ کیا مگر کینیڈین محافظوں نے جوانمردی سے مقابلہ کر کے ہٹا دیا اور دو کینیڈین افسر مجروح ہو گئے۔ لنڈن میں اس بات کا انتظار ہے کہ جنوبی افریقہ کی جنگ دو ہفتہ میں ختم ہو جائیگی ؎

جنگ چین۔ روس کہتا ہے کہ چین کے ساتھ اسکی طبیعت اور مزاج کے موافق برتاؤ کرنا چاہئے اور تمام سلطنتوں کو واجب ہے کہ پیکن سے اپنی فوجیں ہٹالیں کیونکہ باکسروں کی بغاوت فرو ہو گئی ہے اور شہنشاہ بیگم آئندہ ہر طرح کا انتظام رکھنے کا اقرار کرتی ہے۔ دیگر یورپین سلطنتوں کو شک ہے کہ لی ہنگ چنگ نے روس کو لالچ کے اندر جال میں پھنسا لیا اور پوشیدہ طور پر منچوریا اس کے حوالہ کرنے کا اقرار کر لیا ہے اور موجودہ حالت میں دیگر طاقتوں نے پیکن سے فوجیں ہٹانے کی تجویز کو اس سبب سے منظور کر لیا ہے کہ ایسا نہ کرنے کی حالت میں باہم جھگڑا ہو جائیگا اور اس طرح چین کی حکمت عملی چل جائیگی۔ شہنشاہ بیگم چین نے لی ہنگ چنگ اور یانگ لو اور چینگ اور ہسو ٹونگ کو یورپین طاقتوں سے معاہدہ صلح کرنے کے لئے مامور کیا ہے اور چونکہ انمیں سوا لی ہنگ چنگ کے تینوں اشخاص یورپین کے دشمن ہیں اسلئے گفتگوئے مصالحت میں وقت واقع ہوگی۔ مشترکہ افواج نے شاہی محل سے گذرنے کے وقت محل کو نہایت ردی حالت میں پایا اور سوائے خدمتگاروں کے وہاں کچھ نہ تھا۔ سچ ہے مکان کی زینت مکین کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ جرمنی کہتا ہے کہ ایک دستہ فوج مشترکہ کو پیکن میں رہنا چاہئے اور باقی تمام فوجیں ٹنٹسن میں واپس آجانی چاہئیں۔ برٹش نے اس کا کچھ جواب ابھی نہیں دیا ہے۔ روس اس بات کو ضرور منظور کریگا اور آخر میں یقیناً تمام طاقتیں قبول کرینگی ؎

تار برقیاں

دو ہزار بوئر [illegible] میں پڑے ہیں اور راستہ کو روک رکھا ہے [illegible] ریسٹ کے [illegible] پانچ ہزار بوئر [illegible] مرنے کو موجود ہیں [illegible] ہجرت کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس کہتے ہیں کہ آخری جنگ کی چھیڑ چھاڑ ہی ہے کچھ پروا نہیں۔ چین کی نسبت روس و جرمن نے ایک پوشیدہ معاہدہ کر لیا [illegible] اس سے [illegible] انگلستان کے [illegible] سب دروازے کھلے رکھنے پر [illegible] جنرل ہملٹن نے ایک تقریر میں [illegible] بوئروں کے ساتھ [illegible] کا سلوک ہوگا۔ شہنشاہ بیگم چین کی طرف سے ایک [illegible] لی ہنگ چنگ [illegible] کانفرنس کے ممبر قرار دئیے گئے ہیں لی ہنگ چنگ کے سوا تینوں اشخاص یورپین کے دشمن ہیں [illegible] شہنشاہ بیگم [illegible] چین کے جنوبی اضلاع میں یورپین کی عداوت [illegible] خیال کیا جاتا ہے کہ ایک مہینہ کے عرصہ میں کوئی انقلاب [illegible] امریکن [illegible] پیکن خالی [illegible] کرنے کی [illegible] شک کیا جاتا ہے کہ لی ہنگ چنگ نے تمام منچوریا روس کے حوالہ کر دیا ہے۔ ایڈمرل سیمور نے اپنی ایک [illegible] میں لکھا ہے کہ پیکن پر حملہ کرنے میں [illegible] دولتوں میں پورا اتحاد [illegible] اور تمام [illegible] مشترکہ [illegible] شان و شوکت کے ساتھ [illegible] انگریزی فوج کا [illegible] ایڈمرل سیمور [illegible] واشنگٹن [illegible] جنرل [illegible] ڈی ویٹ [illegible] جنوبی [illegible] لنڈن میں خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ ٹرنسوال دو ہفتہ کے عرصہ میں ختم ہو جائیگی۔ لارڈ رابرٹس نے [illegible] اشتہار دیا ہے کہ [illegible] مسلح ہونگے [illegible] جنرل بلر [illegible] جنرل [illegible] جنرل کلیمنٹس [illegible] دشمن کا تعاقب [illegible] ہے ؎

انتقال پُرملال

مسٹر ٹامس ڈینس Thomas Dennis

اللہ دیو بی۔ مشن گورداسپور بتاریخ ۲۲ اگست پونے بارہ بجے رات کو عجیب طرح سے مسیح میں سو گئے۔ اگرچہ آپ نے عہدہ پاسٹری حاصل نہ کیا تھا مگر عملی طور پر پاسٹر کا کام پورا پورا کرتے رہے۔ بازاری منادی کے علاوہ ریڈنگ روم میں سارا سارا دن بلکہ اکثر رات کو بھی خداوند کے نام کی بشارت چھوٹے بڑے اعلیٰ ادنیٰ کو دیتے اور خدا کے کلام سے مسیح کی نجات ان پر آشکارا کرتے رہے۔ گو کہ مشن گورداسپور کی خدمت کو ایک پاسٹر کرسکتا آپ جانفشانی سے کرتے رہے۔ پاسٹر کی حاضری کے وقت گرجے میں نصف حصہ لیتے رہے اور غیر حاضری کے وقت گرجے میں وعظ و نصیحت کرنا آپ ہی کے ذمہ رہا۔

چند ماہ سے پادری گارڈن صاحب نے کچھ قحط زدہ یتیم لڑکوں کی پرورش کا بیڑا اٹھا کر آپ کو ان پر مقرر کر دیا۔ ان یتیموں کی خدمت آپ نے باپ کی سی محبت میں ۱۷ اگست آٹھ بجے صبح تک کی۔ بوقت و بتاریخ مذکورہ آپ لڑکوں کے لئے چاول پکا رہے تھے مینہ موسلا دھار برس رہا تھا سب کے سب لڑکے گرد و پیش بیٹھے ہوئے تھے۔

اس وقت آپ کا بیٹا گھر سے آ پہنچا اور کہا بابا گھر جاؤ ماما بلاتی ہے جواب دیا بیٹا صبر کر بیٹا یہ سنکر باپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کا بیٹھنا تھا کہ مکان کی چھت ان سبھوں پر گر پڑی چند لڑکے جو دروازے میں کھڑے تھے بھاگ بچے۔ مگر مسٹر ٹامس ڈینس اور آپ کا بیٹا اور نو لڑکے پختہ اینٹوں اور منوں مٹی کے اندر دب گئے۔ آناً فاناً وہاں میلا لگ گیا ہاتھوں ہاتھ سب کے سب زندہ نکالے گئے۔ اور گھر سے جلد ہی ہسپتال میں پہنچائے گئے۔

پادری گارڈن صاحب نے اس وقت حالی چوہلی سے چند اشخاص خدمت و رات و دن کی حفاظت کے لئے مقرر کر دئے اور سب طرح کے اخراجات کو اپنے ذمہ لیا۔ بلکہ خود بھی ہر روز بلاناغہ دن میں چار دفعہ ان سب کو دیکھنے اور تسلی دینے جاتے رہے۔ آٹھ دن کے بعد مسٹر ٹامس و ایک لڑکے کے سوا سب کے سب ہسپتال سے خلاصی پا گئے۔ مگر اب سے آپ کا حال ابتر ہوتا چلا۔ آپ کی ضربیں شدید تھیں۔ ۲۳ تاریخ تک آپ کی دہنی ٹانگ پاؤں سے بغل تک بند بھی رہی۔ مگر ۲۴ تاریخ شروع ہوتے ہی آپ نے بضد ہو کے ٹانگ کھلوائی اور سارا دن بولتے ہی رہے ذرا سی دیر کے لئے بھی چپ نہ ہوئے۔ بچوں اور بیوی کو صاف کہدیا کہ اب میرا دنیاوی رشتہ تم سے ٹوٹ گیا۔ میرا دانہ پانی اب بند ہو گیا۔ پادری گارڈن صاحب سے کہا کہ میں نے آپ کی نوکری چھوڑ دی۔ بیوی نے اور بڑی بیٹی نے پوچھا ہم کون ہیں ہم سے کوئی بات کرو۔ جواب دیا شریعت کی رو سے میری بیوی اور بیٹی مگر ایمان کی رو سے میری بہنیں ہو اب تم سے میرا کیا کام۔

اگرچہ آپ کسی وقت چپ نہ ہوئے مگر دنیاوی محبت بال بچوں کی فکر آپ نے بالکل بھلا دی کسی طرح کا دنیوی کلام آپ نے نہ کیا۔ بار بار بولتے رہے کہ شریعت اپنا زور لگاتی ہے وہ قبر تک پیچھا کرتی ہے۔ ہر چند کسی نے کہا کہ شریعت مسیح پوری کر چکا اب اس کے ایمانداروں پر اس کا زور نہیں چلتا۔ جواب دیتے رہے کہ بیشک مگر وہ اپنا زور قبر تک لگاتی ہے۔ اگرچہ مسیح میں ہماری پناہ ہے۔ پادری گارڈن صاحب نے کئی دفعہ آپ کو ترغیبی طور پر چند آیات پوچھیں مگر آپ نے کسی ایک آیت کے سنانے میں کوئی غلطی نہ کی۔

مرنے سے چند گھنٹے پیشتر آپ نے دو دفعہ دعا مانگی۔ دونوں دفعہ خاتمہ بالایمان مانگا۔ مرتے دم تک ڈاکٹر جگو انداس صاحب سول سرجن دیکھنے کو آتے رہے۔ پوری پوری حفاظت اور خدمت ہوتی رہی۔

آخری رات پادری گارڈن صاحب نے آپ کو ابتر حالت میں پاکر ان کو سلام کیا۔ گو دن بھر پاس ہی بیٹھے رہے۔ وہیں کھانا منگا کر کھایا۔ کسی طرح کا آرام نہ کیا۔ مگر تو بھی ساری رات جاگتے رہنے کی بھی دلیری کی۔ بار بار دعا مانگی خداوند ہمارے مسٹر ڈینس کو اطمینان اور تسلی بخش۔

لودیانہ کے مسیحی بھائیوں کو معلوم ہووے کہ آپ کا عزیز دوست رشتہ دار آپ سب کو جن سے وہ واقف تھا نام بنام سلام کہکر رحلت کر گیا ہے۔ اگرچہ حاضرین میں سے کسی کو سلام نہ کیا مگر آپ لوگوں کو ایسا سلام کرتا تھا گویا آپ حاضر تھے۔

آخر خیر شریعت کے فتوے اور شیطان پر بفضل مسیح فتح پاکر آپ جہان فانی سے کوچ کر گئے دعا ہے کہ آپ کے پس ماندوں کو خداوند اپنی تسلی بخشے۔

الراقم

بی داس

جواب

اس ہفتے کے اخبار میں پیارے واعظ کا مضمون اور بار بار چھپا ہے میں ان کے تمام مضمون کے ساتھ متفق ہوں۔

میں سچائی سے اقرار کرتا ہوں کہ پیارا واعظ مقدس کتاب اچھی طرح سمجھتے ہیں اور روح الٰہی ان پر کشف

کرتے ہیں وہ بائبل مضمون سے بالکل بے خبر ہیں۔

اوّل غریب عیسائی جو ہر قوم کے اور دوسرے بیکار و محتاج عیسائی جو چاروں طرف زمین زمین پکارتے ہیں واعظ صاحب ان کی نسبت اپنا خیال یہہ فرماتے ہیں کہ جس حالت میں جو بلایا گیا اسی میں رہے یہہ مقدس بائبل کا حوالہ ہے۔

ایسے مقدس شخص کا یہہ خیال سن کے مجھے تعجب ہوا لفظی معنے تو درست ہیں۔

مجھے مقدس کتاب کا علم تھوڑا ہے افسوس ہے میں پورا بیان نہیں کر سکتا۔ ۱ قرنتی ۷: ۷ پولوس نہ تو اجازت دیتا ہے نہ حکم دیتا ہے جیسا میں بے شادی ہوں سب مرد بے شادی رہیں پر ہر ایک کا یہہ انعام نہیں۔ ایسے ہی بیوہ عورتیں جو بیوہ رہ سکیں ورنہ شادی کریں۔

اور جن کی عیسائی ہونے سے پہلے شادی ہو چکی ان کو خداوند یسوع حکم دیتا ہے کہ عیسائی عورت اپنے خاوند کو جو عیسائی نہیں کبھی نہ چھوڑے۔ اور اگر چھوڑ چکی ہو تو پھر آپ کبھی بیاہ نہ کرے یا اپنے خصم سے پھر میل کرے۔ ایسا ہی مرد کرے اگر عورت واپس آنے پر راضی ہو جو عیسائی نہیں تو مرد انکار نہ کرے اور عورت بھی اپنے غیر عیسائی خاوند کو اگر اس کے ساتھ رہنا چاہے تو انکار نہ کرے۔

اگر آپ مرد یا عورت عیسائی ہونے کے سبب آپ جدا ہو تو اس کی مرضی۔ پر خدا نے ہم کو میلاپ کے لئے بلایا ہے۔

غرض اے بھائیو جو جس حالت میں بلایا گیا اسی میں رہے یعنی اگر مختونی کی حالت میں ہو تو نامختون نہ ہووے۔ اگر نامختونی کی حالت میں بلایا گیا تو مختون نہ ہووے۔ کیونکہ مختونی اور نامختونی دونو کچھ چیز نہیں پر خدا کے حکموں پر چلنا ہی سب کچھ ہے۔

ہر ایک جس حالت میں بلایا اسی میں رہے۔ پر اگر تو غلامی کی حالت میں بلایا گیا تو فکر نہ کر کہ میں غلام ہوں ہر ایک غلام گناہ سے مسیح کا آزاد کیا ہوا ہے لیکن اگر تو آزاد ہو سکتا ہے تو اسے اختیار کر۔

اگر تو آزادی کی حالت میں عیسائی ہوا ہے تو یاد رکھ کہ تو داموں سے خریدا گیا اور غلام ہے کس کا مسیح کا؟ سب عیسائی داموں سے خریدے گئے ہیں آدمیوں کے غلام نہ بن رہیں۔ جیسے آج کل دیسی کلیسیا کا حال ہے آدمیوں کے غلام حرفوں کے غلام روپیہ کے غلام چرچوں کے غلام صرف عقیدوں کے غلام۔

الغرض اس آیت کا بھی یہہ مطلب نہ ہوگا جو جاہل بلایا گیا علم نہ پڑھے۔

جو مجرد ہو شادی نہ کرے جو مسکین ہو زمین کا مالک نہ بنے۔ جو نوکر ہو کبھی آقا نہ بنے۔ جو ہمیشہ لنگوٹہ پہننے کی حالت میں بلایا گیا وہ کبھی پاجامہ نہ پہنے۔

اس واسطے جو خانہ بدوش عیسائی یا مسکین عیسائی زمین زمین پکارتے کچھ برا نہیں کرتے۔

دوئم ہر ایک ویرانی ہر ایک ملک کی بربادی۔ ہر ایک گاؤں کی سنسانی لینے عقد ایسی نہیں جیسے تریجوں کی تھی کوئی ثبوت نہیں کہ بابل کا ملک اس وعدہ کے ساتھ برباد ہوا ہے کہ پھر آباد نہ ہو۔ ضرور آباد ہوگا۔

سوئم بہت تعجب ہے کہ ایسا خداوند کا مقدس شخص جیسے واعظ ہیں انجیل ہاتھ میں لے کے کہتا ہوں کہ ٹھٹھے کی بات نہیں میں واعظ کو ایسا ہی جانتا ہوں۔ یہہ کہی کہ چونکہ وسکی اور برانڈی اور شیری وغیرہ وہاں کثرت سے بکتی ہیں اس واسطے برباد ہونیکا نشان ہے۔

جہاں یہہ نعمتیں تھی ہر ایک قسم کی شراب کی دوکانیں ہیں اور کارخانے ہیں اور چشمہ شراب ہے وہ ملک تو روز افزوں اقبالمند ہوتا جائے۔ دن دونی اور رات چوگنی آبادی اور دولت آتی جائے اور جہاں صرف چند دوکانیں ہوں وہ بار ادبار بن جاوے۔ معمولی سمجھ سے تو باہر ہے۔ واعظ صاحب کو کوئی الہام ہوا ہوگا۔

موت اور ہیضہ کا ذکر بھی ڈیرہ واعظ نے کیا کہ بہت لوگ بخار اور ہیضہ سے مر گئے اور بہت قبرستان بن گئے۔ یہہ تو بیماری موت کی باغ عدن سے آئی اس کا بوجھ ہمارے غریب ہندو مسلمان کاشتکاروں کے سر پر نہ دھرئے۔ حرامکاری اور شہوت پرستی شاید اس کا سبب ہو آپ جیسے دینداروں کے سامنے پر کون ملک اس سے خالی ہے۔

فرانس میں اٹلی میں۔ انگلینڈ وغیرہ مہذب ملکوں میں اگر ہیضہ۔ طاعون۔ تاپ لقہ ایسی بیماریاں نہیں ہیں تو کیا کوئی نتیجہ نکال سکتا ہے چونکہ وہاں زناکاری نہیں حرامکاری نہیں دغاباز آدمی نہیں۔ اس واسطے وہاں یہہ بیماریاں اس کثرت سے نہیں۔ شاید کوئی بڑا دیندار ہی ایسا نکالے تو نکالے۔ بھائی میرے ڈیرہ واعظ بار میں گاؤں بگاؤں ہسپتال نہیں۔ گاؤں بگاؤں معقول پانی چاہات کا نہیں۔ لوگ اپنی صحت کے قایم رکھنے کے قابل نہیں۔ بدن کی صفائی اور کپڑوں کی صفائی نہیں جانتے۔ بگانے مذہبوں نے اور اس جہان کے سردار نے ان کی عقلوں کو اندھا کر دیا ہوا ہے۔ اس واسطے یہہ کثرت موت کی ہے بھلا جو نے ڈیرہ واعظ فرمایا ہے کہ منادی نہیں جاتے یہہ بھی ادبار کا نشان۔ لو بے ادبی معاف خفا نہ ہونا۔ السلام

راقم آپ کا دلی دوست۔ آ بیل مجھے مار

انتقال پُر ملال

بڑے افسوس اور نہایت ہی ملال کی بات ہے کہ ہمارے لایق فایق پادری بزرگ مولوی عماد الدین ڈی۔ ڈی۔ ساکن امرتسر نے ۲۰۔ اگست ۱۹۱۰ء کو بوقت ساڑھے تین بجے دن کے اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی۔ ان کی موت سے نہ صرف ان کے رشتہ داروں کو ہی رنج ہے بلکہ کل ہندوستان کی کلیسیاؤں کو۔ کیونکہ اس بزرگ نے اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہر ایک عیسائی کی روح کو بڑا فایدہ بخشا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ ہم اس مرنے والے کے لئے ہر ایک بیت المقدس میں خدا کے سامنے جس نے اپنے بہادر سپاہی کو اپنی مبارک گود میں اُٹھا لیا ہے۔ دعا کریں کیفیت مختصر یہ ہے کہ آپ ۱۸۳۳ء میں بمقام پانی پت پیدا ہوئے۔ اور اپنے بھائی مولوی کریم الدین صاحب کے ہمراہ رہکر آگرہ کالج میں تعلیم پائی ۱۸۶۶ء تک سرکاری ملازم رہے۔ ۲۹ اپریل ۱۸۶۶ء مسیح کے فضل سے جناب پادری کلارک صاحب سے مسیحی گلے میں شامل ہوئے اور جس کمرہ میں پادری کلارک صاحب سے عیسائی ہونے کے وقت گفتگوئیں ہوئیں۔ اسی کمرہ میں مسیح کی گود میں سو رہے۔ پھر ۲ دسمبر ۱۸۶۹ء میں خادم الدین کا درجہ پایا۔ اور ۱۵ دسمبر ۱۸۷۲ء میں قسیس کے پاک عہدہ پر فراز ہوئے۔ اور ۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء کو ڈی ڈی کا خطاب لنجپ فرنچ صاحب نے جناب آرچ بشپ کنٹربری صاحب کی طرف سے امرتسر میں دیا تھا۔ جس کے ساتھ آرچ بشپ صاحب کی جلیل سند مورخہ ۲۶ ماہ اپریل ۱۸۸۴ء ہے۔ اور حضرت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا فرمان والا شان مورخہ ۲ مئی ۱۸۸۴ء جلوس والا ہے۔ مرنے سے پیشتر جو عیسائی اور رشتہ دار ان کی بیمار پرسی کے لئے آتے تھے۔ ان سے بڑی تسلی کی باتیں کرتے تھے اور اپنی موت کی خبر بھی دیتے تھے۔ اور دعا میں ہمیشہ خدا سے کہتے تھے کہ اے خدا میں نے تیرے سارے کام پورے کئے اب مجھ کو اپنی حضوری میں جگہ دے۔ مرنے سے دو تین روز پیشتر کل رشتہ داروں کو جو حاضر تھے برکتیں دیں اور راقم کو بھی جو ۱۴ تاریخ کو آپ کے دیدار حاصل کرنے کو گیا تھا برکت سے رخصت کیا ۔

مبارک ہیں وہ مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

الراقم

ولیم جیکب کلرک ڈپٹی کمشنر آفس گوردا...

گانا بجانا بھی ایک عشق ہے

۲۲ اگست ۱۹۱۰ء بروز اتوار دیلنے پاک سبت کی صبح کی عبادت کے بعد میں اور میری بیوی اور پادری لنڈل صاحب اور ان کی میم صاحبہ اور کئی اور دوست ایک دوست کے مکان پر گئے جہاں اور دو شخصوں سے جو سادھو کے بھیس میں تھے ملاقات ہوئی اور جو مالک مکان کے دوستوں میں سے تھے جن کی گانے بجانے میں بہت کچھ تعریف سُنی تھی۔ بعد تھوڑی بات چیت کے گانا بجانا شروع ہوا اور وہ میں ایسا تھا جیسا کہ تعریف سُنی گئی تھی بعد قریب دو گھنٹہ کے سب نے اپنے اپنے مکان کی راہ لی اس گانے بجانے نے بعضوں کے دل میں ایسا اثر کیا کہ تین شخص میرے گھر پر آئے اور یہ صلاح ٹھہرائی کہ آج کی شب گانا بجانا میرے مکان پر ہو۔ میں تو اس بات کو چاہتا ہی تھا فوراً راضی ہو گیا۔ وقت گانے بجانے کا سات بجے شام کا مقرر ہوا لیکن لوگوں کے دیر سے آنے کے سبب گانا بجانا قریب ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ جو غزلیں و ٹھمری وغیرہ ان دو شخصوں نے گائیں بجائیں نہایت دلچسپ اور دل کے لُبھانے والی تھیں۔ اور سب جو وہاں حاضر تھے بہت خوش ہوئے اور جلسہ قریب ۱۰ بجے رات کو دعا سے برخاست کیا گیا بعض بعض شہروں میں یہ بھجن سبھا ہوتی ہیں اور گاہ بگاہ یہاں بھی ہوتی ہیں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب بے فایدہ نہیں ضرور ضرور ایسی باتوں سے ہمیشہ فایدہ ہوتا رہتا ہے۔ اس گانے بجانے نے بعضوں کے دلوں پر ایسا اثر کیا ہے کہ جب ان دو شخصوں کو دو سو لنک درکار ہوئی فوراً خوشی سے چندہ دیا۔ خدا ایسے کاموں پر برکت دے ۔

الراقم

ابن محسن

بقیہ

آریا صاحب کے خیالات کی تردید

اختلاف دوئم

(۲) معترض صاحب (مرقس ۱۵: ۳۲) و (انجیل متی ۲۷: ۴۴) و (لوقا ۲۳: ۳۹-۴۳) میں فرماتے ہیں کہ یہ تینوں انجیلیں چوروں کے بیانات میں تنقض و اختلاف کی صورت رکھتی ہیں۔ یعنے مرقس و متی کا بیان ہے کہ چور بھی جب خداوند صلیب پر تھا لعنت

کرتے اور طعنہ مارتے تھے۔ اور لوقا ایک ہی چور کی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ خداوند مسیح کو طعنہ مارتا تھا کہ اگر تو مسیح ہے تو آپ کو اور ہم کو بچا۔ یعنی کفارہ گنہگاروں کے بدلے مت دے۔ خدا کی عدالت کو جو گنہگاروں پر اپنا حق رکھتی ہے مت پورا کر۔ یوں ہی بچا دے۔ ایسے ہی عوام الناس کا خیال ہے۔

جناب من۔ اختلاف تو کوئی نہیں پایا جاتا۔ مگر ایک دوسرے کے بیان میں صرف ظاہرا فرق دکھلائی دیتا ہے۔ مرقس و متی حیرت و تعجب کی حالت میں جبکہ وہ یہودی گروہ اور عوام الناس کو خداوند مسیح کے حق میں ملامت کرتے دیکھتے تو چوروں کو بھی اسی صورت میں پاکر بولنے کہ دیکھو چور اور ڈاکو بھی خداوند مسیح کو برا کہتے اور طعنہ مارتے۔ یہہ کلمہ جائے حیرت ہے کہ دیکھو چور بھی طعنہ دیتے۔ مگر مفصل طور سے نہیں کہا کہ ایک نے دیا یا دونوں نے۔ چونکہ یہہ صورت گرفتار حیرت تھی۔ دوسرے یہہ محاورہ ایسے موقع سے بھی نسبت رکھتا ہے کہ کسی شخص نے اپنی بابت کہا کہ میں نے اس گاؤں میں مار کھائی یا اس گاؤں کے لوگوں نے مجھے ناحق مارا۔ سب نے یا چند اشخاص نے کوئی ذکر نہیں کیا۔

غرض اسم عدد اس بیان میں نہیں پایا جاتا کہ کتنوں نے مارا۔ ایسے ہی ان دونوں گواہوں مرقس و متی کے بیان میں اسم عدد ظہور میں نہیں آتا البتہ لوقا ۲۳: ۳۹ سے ۴۳ آیت میں اسم عدد پایا جاتا ہے۔ اس قسم کی عبارتیں جو انجیلوں میں آپ دیکھتے ہیں اختلاف یا تناقض کی صورت نہیں رکھتی ہیں۔ تناقض کی صورت یہہ ہے جیسے ایک شخص کہے کہ زید نے عمر کو قتل کیا بوقت شام۔ دوسرا یہہ بیان کرے کہ زید نے نہیں بلکہ بکر نے عمر کو قتل کیا بوقت صبح۔ یہہ دونوں صورتیں بیانی آپس میں اختلاف اور تناقض رکھتی ہیں۔ اگر آپ ایسے جملے انجیل میں سے پیش کریں تو ہم خیال کریں گے کہ یہہ تناقض کی صورت ہے۔ شہادتوں کے بیانات میں تفرقہ پایا جانا عقلمندوں کے نزدیک صداقت کی صورت دکھلاتا ہے ٭

اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر ٭

واعظ ۱۲: ۱

عزیز جوان بھائیو میں اس مضمون کو واسطے فایدہ عام کے تحریر کرتا ہوں تاکہ جوان مسیحی اپنی [illegible] پر غور فرماویں۔ زندگی بسر کرنے کے کونسی وسایل درکار ہیں۔ جہاں تک اس خاکسار جوان نے تجربہ کیا مسیحی زندگی بسر کرنے کی یہہ صورت پائی جاتی ہے۔

اول یہ کہ کلام الہی کا مطالعہ اور تلاوت برابر ہماری زندگی میں رہے۔ میرا یہہ مطلب نہیں کہ جو شخص صاحب روزگار ہے اس کو چھوڑ کر صرف کلام ہی کی طرف۔ زندگی کا وقت صرف کرے بلکہ یہہ ہے کہ جب اس کو فرصت و موقع ملے وہ کسی کھیل کود و تماشہ رنگ برنگ کے یا بری مجلسوں میں اپنے آپ کو نہ لگا دے جیسے ۱ زبور ۱ و ۲ آیت و فلپیوں ۴: ۸۔ بلکہ وہ موقع اور وقت صرف کلام الہی کی تلاوت میں خرچ کریں اور اپنی تمام زندگی کے طریق اطوار پر نگاہ رکھیں تاکہ زندگی کے ہر ایک حرکات خواہ قولی و فعلی اس کی نظر میں گذرتی رہیں۔ اور ان کو کلام کے ساتھ وزن کرتا رہے مجھ کو امید ہے جب وہ شخص اپنی زندگی کے تمام حالات پر غور کریگا اور اس کو کلام الہی کے مقابلہ میں دیکھیگا تو ہر قسم کے نقص اور بری حرکات اس کے مشاہدے میں گذرینگی۔ اور تائب دل وہ خاکسار دل سے خدا کے سامنے پیش کر کے اس کے لئے خدا کے اقرار و افسوس کریگا اور خدا کے سامنے یہہ عرض کریگا کہ اے خدا باپ یہہ جو مجھ سے نالایق حرکتیں وقوع میں آئیں مجھ کو معاف فرما یہہ بخش کہ آیندہ ایسی نالایق حرکتوں سے بچکر تیری پاک روح کی رہنمائی اور تاثیر بخش برکتوں سے تیری تابعداری اور حمد و ثنا کر کے تیری خوشنودی حاصل کروں۔ چونکہ ہماری زندگی خواہ جوانی خواہ بڑھاپا اس ہی کی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم اس کی تعریف و جلال اپنی تمام زندگی میں کرتے رہیں۔ چونکہ وہ یہی چاہتا ہے جیسا لکھا ہے ۱ قرنتیوں ۶ باب ۲۰ آیت ہم نہیں جانتے کہ کس وقت ہماری روح ہم سے لے لی جاویگی آیا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔ دیکھو یعقوب ۴ باب ۱۴ آیت و ۱ پطرس ۱ باب تو کیوں نہ ابھی سے اپنے خالق کی یاد میں لگے رہیں ٭

الراقم

عیسیٰ داس

مرزا قادیانی کی شیخی کرکری ہو گئی ٭

ہندوستان کے اہل اسلام مرزا قادیانی کے پیچھے بری طرح ہاتھ دھو کر پڑے ہیں۔ حضرت کی قلعی کھولنے کے ہر وقت درپے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے جو تفسیر نویسی کا اشتہار دیا تھا اس کا وہی انجام ہوا جو مکاروں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ محمد رفیق صاحب کا ایک مضمون جو اخبار عام میں شایع ہوا ہے اس معاملہ کو

بخوبی ثابت کرتا ہے۔ اب ہم مرزا صاحب سے یہہ کہتے ہیں کہ اب آپ گوشہ خاموشی میں اپنے شاگردوں کو جو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہیں تعلیم دیا کیجے اور ایسی اشتہار بازی سے باز آئیے کیونکہ اب ست

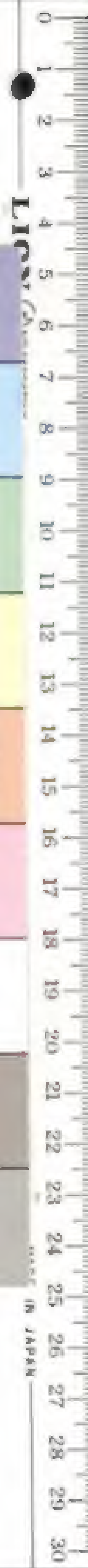
بس ہو چکی نماز مصلیٰ اٹھائیے

ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کے لئے اصل مضمون درج کرتے ہیں وھو ہذا

عجز و ناتوانی مسیح قادیانی

دو چیز طیرۂ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا بالمقابل [illegible] میں ایک جلسہ کے اندر قرآن مجید کی چالیس آیتوں کی فصیح عربی تفسیر جو بیس ورق سے کم نہ ہو لکھنے کے لئے بغرض اعجاز نمائی پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن موضع گولڑہ ضلع راولپنڈی و دیگر علمائے اسلام کو بطور تحدی دعوت کرنا تو مشہور ہو چکا ہے اس اشتہار دعوت کے جواب میں پیر مہر علی شاہ صاحب موصوف نے پہلے بحث تقریری کی قید اضافہ کر کے ہر دو شرائط مجوزہ مرزا صاحب کو منظور کر لیا۔ اور اشتہار مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کے ذریعہ ان کو مطلع کر دیا کہ ہم اس جلسہ کی تاریخ ۲۵ اگست مقرر کرتے ہیں۔ لاہور میں تاریخ مذکور پر ہم بھی آ جاوینگے تم بھی آ جاؤ۔ پھر اس دن سے تیس اگست تک تو مرزا صاحب ایسے محو استغراق ہو کر دم بخود ہوئے کہ سہ حرفی کلمہ نعم یا دو حرفی کلمہ لا بھی زبان و قلم سے نہ نکلا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب ۲۴ اگست کو معہ دیگر علماء کرام وارد لاہور ہوئے۔ لیکن مرزا صاحب آب حیوان کی طرح قادیان کی ظلمات سے نہ نکل سکے پیر صاحب ۲۵ اگست تک لاہور میں منتظر رہے۔ آخر مرزا صاحب کی پیشانی پر ناکامی کا داغ لگا کر یہہ ۲۷ اگست کو چار بجے کی گاڑی میں سوار ہو کر واپس چلے گئے بعد میں ۳۰ اگست کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار طویل العنوان دعام لوگوں کو اس بات کی اطلاع کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے میری دعوت کے جواب میں کیا کارروائی کی۔ اپنے چہرۂ خباثت کی نشان دہی کے لئے زرد کاغذ پر چھاپ کر خاص و عام کے نزدیک زرد روئی حاصل کی۔ اس اشتہار کی اشاعت کی کوئی تاریخ نہیں لکھی تا کہ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ پیر صاحب کے واپس چلا جانے کے بعد ہوش و حواس ٹھکانے پر آئے اور یہہ چال چلنے سوجھے۔ لیکن صاحبان یہیں کچھ ہوا جو لوگ لاہور۔ امرتسر وغیرہ قریب شہروں میں تھے اس چالاکی سے دھوکہ نہیں کھا سکتے ہاں دور دراز شہروں کے باشندے اصل حال واقعہ سے ناواقفی کی وجہ سے شاید دھوکہ کھا دیں اس لئے ہم نے ان لوگوں کی تفہیم کے لئے مرزا صاحب کے بہانوں کا جواب لکھا ہے اس اشتہار میں آپ لکھتے ہیں کہ اگرچہ پیر صاحب اس طریق فیصلہ کو اختیار کرتے تو ان کے لئے بہتر تھا مگر افسوس کہ انہوں نے منظور نہ کیا اور یوں کھلے کھلے انکار میں ان کی علمیت اور قطبیت پر داغ لگتا تھا اس لئے ایک چالبازی کی راہ اختیار کر کے یہہ حجت پیش کر دی الخ۔ دروغ گویم بر روئے تو۔ اسی کو کہتے ہیں۔ اگر اس کا نام منظور نہ کرنا ہے تو منظور کرنا تو غالباً آپ کے زمانہ میں کبھی واقع ہی نہیں ہوا ہوگا پھر اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ یہہ طریق ان کا چالبازی ہی تھی تو بتلائیے کیا وجہ کہ ان کی چال تو چل گئی اور آپ کی دال نہ گلی۔ اس میں کیا ستم ہو شاید آپ کو اس بدحواسی کی حالت میں یہہ آیت بھی بھول گئی ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ کسی جلسہ ساز کی چالبازی خیر الماکرین کی تدبیر کے مقابلہ میں کبھی چل سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب اصل میں تو آپ نے چالبازی کی تھی۔ چونکہ آپ یقیناً جانتے تھے کہ روح القدس ہمارے ساتھ تو ہو نہیں۔ اور بحکم المرء یقیس علی نفسہ اول پیر جی کا بھی خیال تھا۔ اور نیز آپ کو معلوم تھا کہ ہمارے سوا آج کل اور تو کوئی اس کا مثل نہیں تو آپ نے یہہ منصوبہ سوچا کہ جو کام نہ ہم سے ہو سکے نہ اور کسی سے دیکھئے گذشتہ میں ایک جلسہ کے اندر بیس ورق فصیح بلیغ عربی میں تفسیر لکھنا اس کام کے لئے بڑی دلیری سے دعوت کریں۔ اور بڑے زور و شور اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ میں نکلنے کے لئے للکاریں آخر بحکم مقولہ من آنم کہ من دانم ہر کسی کو اپنا حال معلوم ہوتا ہے اس امر محال کو کون قبول کریگا۔ اور ہماری دلیری کے دعوے سے جھجک کر بعض قیود و شرائط میں چون و چرا کریں گے تو بس اتنی ہی بات میں ہمارا الو سیدھا ہو جاویگا۔ اور گھر بیٹھے بٹھائے فتح کے نقارے بجا دیں گے۔ اور عوام فریب میں پھنسے ہوئے عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے تو قربان ہو جاویں گے مگر خدا کے کام۔ بحکم ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین چونکہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی قسمت کا بالکل پامال کرنا منظور تھا اس لئے انہیں ایسی پیچ سوجھا دی جس سے آپ کے تجویز کردہ محال امر کا ذرا خوف ان کے دل میں نہ آیا بلکہ ذرا سی بات کے بڑھانے کی درخواست کر کے آپ کی مجوزہ شرائط سب کی سب منظور کر کے اشتہار قبول دعوت دیدیا جس پر زبان حال نے



یہہ معجزہ پڑھا ہے

عالم مسخرت شد و تیغ تو در نیام

مرزا صاحب یقیناً جان لیجئے یہہ تدبیر تائید الہی سے انہیں سوجھی جس سے بحکم وکفی اللہ المومنین القتال بغیر قتال انہیں فتح نصیب ہوئی۔ حضرت تائیدات غیبی الہی یہی ہوتی ہیں۔ یہہ ضرور نہیں کہ ہر دو مبارز میدان میں نکلیں اور دو دو کشتی کرنے کے بعد ہی پچھاڑنے والے کو فتحیاب اور پچھڑے ہوئے کو مغلوب کہیں بلکہ اس سے زیادہ صاف واضح اور اعجازی فتحیابی یہہ ہے کہ مقابل مغلوب ہو کر میدان ہی میں نہ نکل سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ونصرت بالرعب مسیرۃ شہر یعنی مہینہ بھر کی راہ سے دشمن کے دل میں دہشت پڑ جانا اس قسم کی نصرت الہی ہماری خصوصیت ہے جنگ احزاب میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح ہوئی تھی جس کے بارہ میں اللہ سبحانہ تعالی نے فرمایا وکفی اللہ المومنین القتال ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اشتہار مورخہ ۵ جولائی آپ کے پاس رجسٹری کر کے بھیجا پھر متواتر رجسٹری شدہ مطبوعہ کئی چٹھیاں تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے شدید تقاضا میں آپ کو بھیجیں۔ جن میں کڑا رہے لفظوں میں لکھا تھا کہ اگر آپ تاریخ مقررہ پر لاہور نہ آئے تو صریح تمہاری گریز سمجھی جاویگی۔ اور علاوہ اس کے ہرج و خرچ کے آپ ذمہ وار ہونگے پھر باوجود ایسے صریح وار تقاضوں کے آپ جیسا بہادر آدمی جو ایک انگلی دکھانے والے کو دو انگلیاں دکھاوے اور ایک دشنام کے بدلے میں دس گالیوں سے کم کے ساتھ انتقام روا نہ رکھے چپ چاپ بیٹھا رہے اور صم بکم ہو کر لا و نعم تک نہ بول سکے سوائے اس کے اور کیا معنے رکھتا ہے کہ تائید الہی کی ہیبت نے جو آپ کے مخالفین کے شامل حال تھی آپ کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ کوئی بات نہ بن پڑی اور مارے خوف کے زبان بند ہو گئی۔ اگر یہہ بات نہ ہوتی تو تاریخ مقررہ کے اندر ہی یہہ اشتہار آپ نے شایع کر دیا ہوتا۔ تاکہ عام لوگ آپ کو معذور سمجھ کر پیر صاحب کو مجبور کرتے کہ اس تپسیا ناواجب کو اٹھا دیں۔ اور آپ کے مریدوں کا واہی تباہی لکھنا بکنا آپ کے جیتے جاگتے ان پر حجت نہیں اور اگر ہو تو ان کے مریدوں نے اشتہارات کے ذریعہ آپ کی یہہ حجت بھی توڑ دی تھی۔ غرض اگر آپ کو نیک نیت سے فیصلہ کرنا ہوتا اور حسب شرایط تفسیر نویسی پر اپنے آپ میں بامید تائید الہی قدرت دیکھتے تو مہینہ بھر کے عرصہ میں بڑی گنجایش تھی جس میں خط و کتابت و اشتہار و ارسال رسل و حکمین کے ذریعہ سے یہہ امر طے ہو سکتا تھا۔ یہی باتیں جو اب آپ بحث لکھ رہے ہیں تاریخ کے اندر ہی اندر لکھ دیتے اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اور اشتہار شایع شدہ ۱۳ اگست مورخہ ۲۸ اگست میں (جو ایک سفید کاغذ بے گناہ کا دو ورقہ اپنے سودا الوجہ سے ناحق روسیاہ کر ڈالا) آپ کا یہہ عذر کرنا کہ اس تاریخ پر آنے سے مجھے اپنے مارے جانے کا اندیشہ تھا کیونکہ مولوی لوگ میرے واجب القتل ہونے کے وعظ کرتے پھرتے تھے اور سرحدی چیلا پیر صاحب کے ساتھ تھے جو ایسے وعظ سنکر مجھ پر قدرت پاتے تو مجھے جیتا نہ چھوڑتے وغیرہ وغیرہ۔ سو یہہ باتیں ایک ڈرپوک آدمی کے اوہام سے زیادہ کچھ اصلیت نہیں رکھتیں یہہ بہانہ بالکل غلط ہے نہ کوئی ایسا وعظ ہوا نہ کوئی اشتعال کی بات تھی۔ ہاں آپ کے دعاوی کی صداقت دیکھنے کے لئے دور دور کے معزز رئیس و امرا اور علما و فقرا جن کو خیر خواہ دشمناں کہنا چاہئے بہت سے مصارف مالیہ کے زیر بار ہو کر لاہور میں آپ کے چشم براہ تھے۔ حضرت باتیں تو آپ کی سب فضول و غیر معقول ہیں۔ مگر یہہ عذر تو آپ کی قلعی کھولے ڈالتا ہے اور آپ کا یہہ عذر کرنا اپنی زبانی تائید الہی سے محرومی کی صاف شہادت دینا ہے کہاں وہ دعوی کہ مجھے الہام ہوا ہے حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین اور کہاں یہہ ڈرپوک بہانہ کہ اپنے آپ کو رضوا بان یکونوا مع الخوالف کا مصداق بنالیا حضرت اب تو ہر کس و ناکس پر یہہ امر ظاہر ہو گیا کہ تائید الہی آپ کے مخالفین کے ساتھ ہے اور آپ تائید الہی سے محروم محض ہیں۔ اگر آپ ملہم ہوتے اور آپ کا ملہم آپ کا خیر خواہ ہوتا تو ضرور بذریعہ الہام آپ کو اطلاع دیدیتا کہ تمہاری دعوت کے جواب میں تمہارا مخالف ایسی چالبازی کریگا جس سے عام عباد اللہ کے نزدیک وہ فتحیاب و غالب اور تم ناکام اور مغلوب سمجھے جاؤ گے۔ پھر یا تو تمہیں اس قسم کے مقابلہ سے منع کر دیتا یا اس کی چالبازی سے بچاؤ کرنے کی کوئی تدبیر سمجھا دیتا پس چونکہ آپ کو کسی امر کی اطلاع نہیں دی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ یا تو آپ کا ملہم خود عواقب الامور سے جاہل اور بے خبر ہے اور یا آپ کا خیر خواہ نہیں کہ ہر الہام میں کوئی ایسی گر کی بات مخفی رکھ لیتا ہے جس کی وجہ سے عین معرکہ کے وقت جب ہر کسی کی نظر آپ کا صدق پرکھنے پر ہوتی ہے رؤس الاشہاد آپ کو کاذب اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔ دیکھ لیجئے بشیر کی بشارت اور آتھم والی پیش گوئی۔ اور آسمان پر آپ کا نکاح پڑھا جانے کی اخبار نے آپ کی کیسی گت بنائی اور علی ہذا القیاس اب تفسیر نویسی کے امتحان کی نوبت

رسوائی میں کچھ کسر باقی رہ گئی ہے۔ اور یا یہہ بات ہے اور سچ بھی ہے کہ آپ یوں ہی جھوٹی موٹی اپنے مخالفین کے دھمکانے کے لئے ناحق الہام کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن چونکہ جھوٹ کا انجام رسوائی بھی ہے۔ اس لئے عین وقت پر آپ کو رسوا ہونا پڑتا ہے۔ پچھلے تاریخ اشتہار میں مرزا صاحب پیر صاحب کی جماعت کی تہذیب پر نکتہ چینی کرتے ہیں کہ گندی گالیاں لکھکر بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیجتے ہیں۔" سو اس کے جواب میں صرف ہم اتنا ہی کہتے ہیں ؎

دیکھ حال عیب خویشتن آید
طعنہ بر عیب دیگراں مزنید

آپ کی تحریریں سب کی سب گندی گالیوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور بحکم مقولہ پنجابی بڈا گرو جہاں نے بیتی چیلے بھی پر کاٹی آپ کی جماعت بھی اس رنگ سے رنگین ہو چکی ہے۔ پھر جب آپ کا اور آپ کی جماعت کا یہہ حال ہے تو دوسروں پر کس منہہ سے طعن کرتے ہو۔ بلکہ بحکم حدیث "المستبان ما قالا فعلی البادی منہما ما لم یعتد المظلوم" کثر گالیوں کا وبال بھی بادی ہونے کی وجہ سے آپ ہی کی گردن پر ہے۔ پھر اس اشتہار میں مرزا صاحب ایک اور خشک شیخی مارتے ہیں کہ "میرا ارادہ تھا کہ محمد احسن کو بحث تقریری کے واسطے بھیجدیتا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے جماعت مخالفین کی گالیوں سے ڈر کر جانا منظور نہ کیا۔" جناب یہہ عذر بھی آپ کا محض بہانہ ہی بہانہ ہے۔ بھلا محمد احسن کسی کی گالیوں سے کیونکر ڈرتا ہے دشنام بازی میں تو آپ کے بعد انہیں کا درجہ ہے۔ یا اگر نمبر دوم عبدالکریم کا ہے تو نمبر سوم سے تو یہہ صاحب ہرگز کم نہیں۔ صاف یوں کیوں نہیں کہدیتے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا اور آپ کی جماعت کا ہر طرح سے مغلوب کرانا منظور تھا۔ تو بحکم قذف فی قلوبہم الرعب۔ رعب حق سے سب کے چھکے چھوٹ گئے اور پیر سے لیکر مریدوں تک کوئی میدان میں نہ نکل سکا۔ ہاں وسواس خناس کی طرح رات کو یا دن میں چھپ چھپ کر گلی کوچوں میں جھوٹے اشتہار چپکا کر پیچھے دبک جاتے رہے۔ دن میں سامنے تو کوئی انسان ٹھہرنے نہیں دیتا تھا۔ ہاں کسی آڑ کے پیچھے جہاں غالباً کسی کی نظر نہ پڑے کوئی ٹھہر گیا تو ٹھہر گیا۔ ورنہ ان کے لئے خشک ہونے سے پہلے ہی اشتہاروں کی دھجیاں اڑجاتیں اور پرزے پرزے ہو جاتے۔ پھر اسی زرد رو اشتہار میں اپنی زرد روئی دھونے کے لئے ایک یہہ گپ ماردی ہے کہ "میں نے پیر مہر علی شاہ صاحب کے لئے بطور تحفہ ایک رسالہ تالیف کیا ہے جس کا نام تحفہ گولڑویہ رکھا ہے الخ" اس کے جواب میں گذارش ہے کہ "مشتی کہ بعد از جنگ آید بر کلہ خود باید زد" اب آپ کی یہہ محنت عبث ہے۔ اب تو نشان آسمانی ایسی وضاحت سے ظاہر ہو چکا ہے کہ کسی کو ادنیٰ دیدہ فہم پر بھی مخفی نہیں رہا۔ ہاں جن کی بصیرت باطنی کو آپ نے بالکل سلب کر دیا ہے اور برخلاف معجزہ مسیح علیہ الصلواۃ والسلام دین سے ان کو اکمہ و ابرص بنا دیا ہے وہ اس نشان جلی کے مشاہدہ سے اگر اب قاصر ہیں تو جس وقت فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید کہا جاویگا اس وقت مان لیں گے۔ غرض مسلمانوں کے لئے تو اب آپ کا امتحان لینے کی کوئی ضرورت نہیں رہی بلکہ بحکم مقولہ من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ اب آپ کا امتحان لینے والے کو بجز پشیمانی کے کیا حاصل ہوگا۔ جب بارہا شہادت آسمانی سے آپ کا کاذب ہونا ثابت ہو گیا اب پھر جو شخص آپ کو تفسیر نویسی یا اور کسی قسم کے امتحان کے لئے مدعو کرے ہم اسے احمق سمجھتے ہیں۔ بھاگے ہوئے کے پیچھے دوڑنا عقلمند کا کام نہیں۔ بس مرزا صاحب کے دعووں کی مٹی تو گرادی گئی اب ہم بیچارے مرزائیوں کو ایک نصیحت کرتے ہیں کہ بھایو تم کب سمجھو گے کیا اب اس کے خیال مضمحل ہونے میں کچھ شبہ باقی رہ گیا ہے کیا اب اس کا کذب کالشمس فی رابعۃ النہار روشن و ہویدا نہیں ہو گیا۔ تم پر کیا خدا کی مار پڑ گئی اور تمہاری عقلوں پر کیسے پتھر برس گئے تم اتنا نہیں سوچتے کہ پہلے اس نے تمہیں یہہ سبق دیا تھا کہ تمام امت مرحومہ مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھایا جانے کے مشرکانہ اعتقاد سے مشرک ہے۔ پھر اب تمہیں اپنی تصویریں دیکر تم سے صریح بت پرستی شروع کرا دی۔ کیا حکم قرآن کریم مان کر وہ اعتقاد کرنا شرک تھا اور یہہ تصویر پرستی اسلام ہے۔ اگر اسلام اسی کا نام ہے تو اس اسلام کو ہمارا سلام ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

سب سے زیادہ پالتو جانور

کبوتر اور مرغ سے بڑھکر چڑیا پالتو جانور ثابت ہوئی ہے۔ یہہ بلی اور چوہوں سے سبقت لے گئی ہے۔ جہاں کہیں انسان آباد ہیں چڑیا بھی موجود ہے۔ حالانکہ کسی ویرانہ میں چڑیا نہیں پایا جاتا۔ روسی کہتے ہیں کہ جب شمالی حصہ میں ریل نہیں بنائی گئی تھی تو اس ملک میں چڑیا کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ لیکن اس حصہ کے آباد ہونے کے ساتھ ہی لاکھوں چڑیاں بھی آباد ہو گئی ہیں ٭

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

چوتھا باب

چندر لیلا کا راستہ میں تکلیفات اٹھانا

اس نے یہاں کئی دن رہ کر اس بت پرست شہر کے ہر ایک مندر کی پوجا کی۔ اور اس جگہ کا درشن کرنے کو بھی گئی جہاں رام دیوتا پیدا ہوا تھا۔ اور وہاں ایک مہینہ تک اپنی سب سے پیاری مورت کی پوجا کرتی رہی۔ یہاں اس کو وہ برتن دکھائے گئے جس میں سیتا رام کی بیوی کھانا پکایا کرتی تھی۔ اس جگہ پر اس کے ایک نوکر کو ہیضہ کی بیماری ہو گئی چندر لیلا نے جہاں تک ہو سکا اس کے علاج معالجہ میں بہت دوڑ دھوپ کی پر کچھ بس نہ چلا۔ وہ نوکر بیچاری مر گئی۔ اور پولیس نے اس کی لاش اور کپڑے وغیرہ سب جلا دئے۔ اس کے چند عرصے کے بعد دوسری نوکر بھی اسی بیماری سے مر گئی۔ اور چندر لیلا بیچاری اکیلی رہ گئی۔ اور آگے کو اپنا سارا کام اس کو آپ کرنا پڑا۔ ایسا کام اس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ اب اس کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکانا اور پانی بھرنا پڑا۔ اب پہلے کی نسبت بے دل اور زیادہ اُداس ہو گئی۔ اور اس کو یہہ فکر اب پیدا ہوئی کہ میں اب کیا کروں۔ جب چندر لیلا یہہ سوچ رہی تھی۔ ایک دن کئی جاتری اس کے پاس سے گذرے اور اس نے اُنسے دریافت کیا کہ کدھر؟ اور کہاں جاتے ہو؟ (کدھر جاتے جاتری لوگو۔ کدھر جاتے کہے بھیس)۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم جگن ناتھ کو جاتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ کیونکہ میں اکیلی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا راستہ ایک بڑے سنسان جنگل سے گذرتا ہے۔ اور ہم کو راستے میں بہت تکلیفات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ تاہم چندر لیلا ان کے ساتھ روانہ ہوئی۔ اور ان کے ساتھ بہت سی تکلیفیں اُٹھاتی رہی۔ وہ روپیہ پیسہ جو اس کے پاس بطور خرچ کے تھا کم ہونے لگا۔ کیونکہ اس نے اُسی روپیہ میں سے بہت سے چڑھاوے چڑھائے۔ اور برہمنوں کو انعام دیا۔ اور اپنے نوکروں کا سارا خرچ برسوں تک اسی روپیہ میں سے خرچ کرتی رہی۔ خوراک جو جاتریوں کو بطور خرچ کے دی جاتی تھی چندر لیلا کبھی نہ لیتی تھی۔

مبارک ہو وہ جس کے گناہ سب ہوئے دور
اور جس کی ڈھانپی گئیں برائی اور قصور
مبارک وہ جس کی بدی نہ گنتا ہو خدا
نہیں ہو اس کے دل میں کچھ مکر اور دغا
میں ہو رہا خاموش جب تک میری ہڈیاں
کراہنے سے دن بھر کے گل گئیں اور ہاں
کہ بھاری تھا ہاتھ تیرا دن رات مجھ پہ ہو
تراوت میری سوکھی سب اس گرمی سے
خطائیں میں نے اپنی سب تجھ پر کیں عیاں
چھپا نہ مجھ سے رکھیں اپنی برائیاں
۳۲ زبور ۱ سے ۵ آیت تک

پانچواں باب

چندر لیلا سادھنی بن گئی

خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے جس نے اپنے تئیں سب کے کفارہ میں دیا کہ بر وقت اس کی گواہی دی جاوے۔ ۱ تمطاؤس ۲ باب ۵ و ۶۔

دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔ یوحنا ۱: ۲۹۔

ایک دن جبکہ سب جاتری جن کے ساتھ چندر لیلا بھی تھی ایک شہر میں پہنچی۔ جہاں ایک راجہ رہتا تھا اور یہہ شہر۔ تکپور سے کوئی ۲۰ میل دور ہے۔ یہاں کے راجہ نے ایک دھرم سالہ خاص جاتریوں کے واسطے بنائی ہوئی ہے۔ اور ہر روز جتنے جاتری اس دھرم سالہ میں آرام کرنے کے واسطے آتے ہیں راجہ کی طرف سے ان کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ جب یہہ تمام جاتری اس مندر میں آرام کرنے کو ٹھہرے تب چندر اپنے شاستروں کی کتابیں بیٹھکر پڑھتی تھی کہ اتنے میں راجہ کا نوکر کھانے پینے کا سامان لایا۔ (دال۔ گھی۔ چاول وغیرہ) لیکر آیا اور جاتریوں نے جتنا ان کو درکار تھا کھانے کے واسطے لے لیا پر چندر لیلا نے کچھ بھی نہ لیا۔ اور کہا کہ میں تو کسی کی خیرات نہیں کھاتی پر اپنے ہی پاس سے کھاتی ہوں یہہ سنکر راجہ کے نوکر بڑے حیران ہوئے۔ اور راجہ کو جا کر کہا کہ سب جاتریوں نے رسد لے لی پر ایک عورت ہے جو نہیں لیتی۔ وہ بیٹھی شاستر پڑھتی رہتی ہے۔ راجہ نے یہہ سنکر چندر لیلا کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اس کو اپنی رانی صاحبہ کے پاس محلوں میں پہنچایا۔ رانی نے چندر لیلا سے پوچھا کہ تو کہاں سے آئی ہے۔ اور جو کھانا ہم نے سب جاتریوں کے واسطے مقرر کیا ہے تو نے لینے سے کیوں انکار کیا؟ چندر لیلا نے جواب دیکر کہا کہ میرے والدین کے گھر نیپال شہر میں

واقعات اور آرائیں

ہم بہت افسوس کے ساتھ اظہار کرتے ہیں کہ آج شہر روپڑ پر قضا کا ہاتھ بہت بھاری ہے۔ دو مرضوں ہیضہ اور سخت قسم کے بخار نے شہر میں سخت تباہی اور بربادی برپا کر رکھی ہے۔ ہر روز قریب ۱۵، ۲۰ اموات ہیضہ سے واقع ہوتی ہیں اور شہر تباہ ہو رہا ہے۔ لوگ شہر کو چھوڑ کر اور جگہوں کو جا رہے ہیں اور پندرہ روز کے اندر قریب دو سو اشخاص اس جہان سے گذر گئے ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جناب پادری تھیاس صاحب جو قریب تیس سال سے روپڑ میں لدھیانہ مشن کی طرف سے مبشر کے کام پر مقرر تھے آج ساڑھے دس بجے صبح کے اس مہلک مرض سے اس جہان سے گذر کر اپنے خداوند کے آرام میں داخل ہوئے۔ خداوند ان کے پس ماندگان کو تسلی بخشے۔ شہر کے لئے دینداروں کی دعا کی ضرورت ہے۔

ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کے سنڈے سکول یونین کا سالانہ جلسہ یکم سے ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء تک لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ علاوہ کئی اوروں کے ذیل کے صاحبان اس جلسے میں تقریریں کرینگے۔ انڈیا سنڈے سکول یونین کے سیکرٹری پادری برجز صاحب، نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی کے سیکرٹری پادری ایچ۔ ڈی۔ گرفیلڈ صاحب اور لدھیانہ سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ڈیم وائلی صاحب

تجویز ہے کہ اس سال بہت تقریریں ہندوستانی زبان میں ہونگی۔ اس جلسے کے متعلق کل حال پادری اسے بی مگاو مقیم اٹاوہ سے معلوم ہو سکیں گے۔

منصوری کانفرنس۔ اس سال ۱۸ سے ۲۴ ستمبر تک منصوری میں ہوگی۔ اس کانفرنس میں ذیل کے دلچسپ اور ضروری مضامین پر بحث ہوگی۔

(۱) غیر مسیحیوں کا رخ مسیحی مذہب کی نسبت کیا ہے اور ہم کو ان کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔
(۲) باقاعدہ چندہ اور سیلف سپورٹ۔
(۳) کس طرح دیہاتیوں تک انجیل پہنچانا چاہیئے۔
(۴) قحط زدہ یتیموں کی تربیت۔
(۵) محمدیوں کے لئے مشنری۔
(۶) کارندوں کو مقرر کرنے اور ان کی تعلیم
(۷) یوروپین کے لئے کام۔
(۸) بائبل کا مطالعہ (۹) الہام (۱۰) دعا۔
(۱۱) مسیح کی شخصی حضوری (۱۲) روح القدس کا کام

الہ آباد پریسبیٹیرین چرچ کٹرا میں ۱۰ اگست ۱۹۰۰ء کو ایک نئے گرجا گھر کی بنیاد رکھی گئی ہے اس کے لئے چار ہزار روپیہ وہاں کی جماعت کی طرف سے جمع کیا گیا ہے۔ اور چار ہزار امریکن بورڈ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ پہلا گرجا بہت پرانا ہو گیا تھا اور جماعت کے لئے کافی نہیں تھا۔ ہم کٹرا پریسبیٹیرین کلیسیا کی ہمت پر مرحبا کہتے ہیں کہ انہوں نے اس قدر روپے اپنے گرجا گھر کے لئے اکٹھا کر لئے۔ اس کلیسیا کا یہ کام ہندوستان کی دیگر کلیسیاؤں کے لئے ایک نمونہ ہو۔

لیک موریل کا نتیجہ۔ ہم پچھلے ہفتے کے اخبار میں درج کر چکے ہیں۔ اس میں سب سے اعلیٰ درجے کے انعام پانے والوں میں ایک لڑکے محمد کا نام درج نہیں کیا گیا۔ یہ مسلمان لڑکا مشن اسکول گوجرانوالہ کا طالب علم ہے۔ اس نے تیسرے انعام کے برابر انعام حاصل کیا ہے۔

قابل قدر اصلاح۔ امریکا میں کونسل وانسن آئین میں شادیوں بیاہوں کی اصلاح سے متعلق ایک مسودہ قانون پاس کیا گیا ہے۔ منشا یہ ہے کہ صرف وہی لوگ زن و مرد شادی کرنے کی اجازت پائیں گے جو تندرست ہونگے اور پوری طرح جن کا جسم نشو و نما پا چکا ہو اور صحت کے ساتھ اخلاق بھی عمدہ رکھتے ہوں ان شرائط کے بعد دولہے کی عمر کم سے کم ۲۵ برس کی ہونی چاہیئے اور دولہن کی اکیس برس سے کم نہ ہو دونو کو ان مرضوں سے بالکل پاک و صاف ہونا چاہیئے تپ دق۔ مرگی۔ دمہ۔ خلل دماغ۔ اعضا کی بیماری یا کوئی موروثی مرض۔ ایک بندش اور ہے کہ دولہا دولہن بہت قریبی رشتہ دار نہ ہوں اور چچا زاد بھی چوتھی پیڑھی سے کم نہ ہوں۔ از اخبار عام۔

مسیحیوں پر ظلم۔ لنڈن میں روئٹر کے دیئے تلغراف سے ایک خبر پہنچی ہے کہ ایک چینی گاؤں نام سینگ کے تمام باشندے جو قریب سو کے ہونگے مع عورتوں اور بچوں کے تنگی کی فوج نے جسکا کمان جنرل طیپا کے ہاتھ میں تھا قتل کر دیا اور گاؤں کو جلا دیا۔ علاوہ اسکے تین اور گاؤں لوٹ لئے ہیں۔ اگرچہ مسلمان سپاہیوں نے قتل سے انکار کیا ہے تو بھی یہ قتل کئے جاتے رہے۔ ہم اسکی نسبت سوائے اسکے کیا کہیں سے عرض کریں کہ جو حق سے عدالت کرتا ہے کہ وہ محمدی سلطنت کے اس ظلم سے واقف ہو اور بیکس مسیحیوں کو بچاوے اور ظالموں کی آنکھیں روشن کرے کہ وہ اپنے گناہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہلِ ہند سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہلِ ہند سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ بیرون ہندوستان بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ بیرون ہندوستان معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپیاں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کو نام پر منگوائی معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
قیمت ضمیمہ .... [illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ ایڈیٹر

ضرورت

سکاچ مشن ہائی اسکول جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے لئے ایک مسیحی سینئر انگلو ورنیکولر یا بی اے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ معقول ماہوار ملیگی۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس بہت جلد آنی چاہئیں۔ فقط

المشتہر

ڈاکٹر ایچ ایف ڈل نیل مشنری جلال پور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

ہوشیارپور اسٹیشن میں دیہات کے کام کے لئے دو مناددوں کی یعنے دو مبشر یا اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور الونس لودیانہ مشن کے قاعدوں کے مطابق دیا جاویگا۔ درخواستیں مع نقل سندات کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں۔

المشتہر

پادری کے سی چٹرجی ہوشیارپور

ضروری اطلاع

ہمارے پاس وقتاً فوقتاً گمنام خط نور افشاں میں شایع کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ ہم ایسی چٹھیوں کو ہمیشہ ردی میں پھینک دیا کرتے ہیں اور ایسے خطوں کے لکھنے والوں کو بزدل اور کمینہ سمجھتے ہیں۔ اگر وہ دلیر اور اشراف اور معتبر ہوتے تو اپنا نام اور پورا پتہ لکھنے سے کیوں شرماتے اور آڑ میں بیٹھکر تیر ماریکی کوشش کرتے؟

ریویو

رسالہ حقیقی آرام مصنفہ جناب پادری ڈیوس صاحب سی۔ ایم۔ ایس محمڈن مشن بمبئی ایک نئی طرز کا رسالہ چھپا ہے منادوں اور معلموں اور سنڈے اسکول کے طلبا کیلئے نہایت مفید ہے عبارت عام فہم ہے اس میں قصے اور مثالیں دلچسپ ہیں جن صاحبوں کو درکار ہو مصنف موصوف سے دریافت کرکے منگوائیں۔ قیمت بمعہ محصول ۲ اور مع محصولڈاک ۳ ہے۔

راقمہ جے بی ایل از بمبئی

غزل

شرمندہ آفتاب ترے رخ کے سامنے
فردوس ایک گھلا ہے ترے در کے سامنے
سارے فرشتے ایسے مسیح کے ہیں روبرو
جیسے چراغ نیّر اکبر کے سامنے
صورت مسیح کی دیکھتے رہتے ہیں رات دن
آئینۂ ضمیر کو ہم دھر کے سامنے
سب سے بلند رتبہ تمہارا ہے اے مسیح
گردن میں خم تمام ترے در کے سامنے
عینک سے کاسپل کی لگا جبکہ دیکھئے
اسرار کھل گئے دل انور کے سامنے

لطیفہ

ایک چور نے مجسٹریٹ سے عرض کی کہ براہ مہربانی سزا دینے میں میرے ساتھ نرمی کیجئے گا کیونکہ بہت لوگوں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔ مجسٹریٹ نے دریافت کیا کہ کیا تمہیں اپنے بال بچوں کی پرورش کا خیال ہے؟ چور نے جواب دیا کہ حالیان پولیس کی پرورش کا بندہ ہی ذمہ دار ہے۔

الراقم

راما نند انور

لارڈ ڈونالڈ وجنرل بالکہرسٹ نے لیڈی براند پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے رنو چکر ہوسکے۔

لودیانہ میں ۱۱ و ۱۲ ستمبر کو نہایت عمدہ بارش ہوئی۔ اس بارش سے آیندہ فصل کی پوری امید ہو گئی۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی پروپرائٹر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم ویلی کے اہتمام سے چھپا۔